

گھوڑوں کے نعلوں کی قیمت ہوتی ہے۔ نعل بندی کی رقم کو بھی کہہ سکتے ہیں۔
نا صبیہ سا۔ پیشانی، گھسنے والا۔

شرح : میرے قلم کو شعر کی محفل میں خسرو پرویز کے مغنی کی حیثیت حاصل ہے، جس کا نام باربد تھا۔ اب میرا قلم غزل کو چھوڑ کر بادشاہ کی مدح میں یوں نغمہ زن ہوتا ہے۔

اے شہنشاہ! جس کی فوج ستارے اور جس کا علم سورج ہے یا جس کی فوج ستاروں کے برابر اور جھنڈا سورج جیسا ہے، تو نے جس جس کو عزت و توقیر بخشی اس کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟

اگر سات دہائیوں یعنی پوری دنیا کی آمدنی اکٹھی کر لی جائے تو وہ رقم تیرے لشکر کے گھوڑوں کی نعل بندی کی اجرت ہوگی۔

ہر مہینے پورا چاند ہلال بنتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ تیری دہلیز پر پیشانی گھستا رہتا ہے یعنی پیشانی گھستے گھستے چاند کی گولائی رفتہ رفتہ ختم ہوتی رہتی ہے، یہاں تک کہ وہ صرف ہلال رہ جاتا ہے۔

میں نے غزل کہتے کہتے مدح شروع کر دی، گو یا غزل کے دستور کی پابندی نہ کرتے ہوئے گستاخی سرزد ہوئی۔ یہ بھی تیرے ہی لطف و کرم کا کرشمہ ہے، جو مجھ میں مدح کا ذوق حد درجہ بڑھاتا رہتا ہے۔

۱۳۔ لغات۔ تلخ توائی۔ وہ باتیں کہنا، جو تلخ ہوں۔ درد بھرے نغمے اپنا۔

شرح : اے غالب! میں درد بھرے نغمے الاپ رہا ہوں۔ لیکن معافی کا خواستگار ہوں۔ انھیں سن کر بے مزہ نہ ہونا۔ کیونکہ مجبور ہوں۔ آج میرا دل بہت دکھی ہے۔



ہر ایک بات پر کہتے ہو تم کہ ”تو کیا ہے“
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کا
۱۔ شرح : اے محبوب!
میں جو بھی بات زبان پر لاتا